# غیرت کے نام پر ہونے والے قتل کو اسلام اور علماء کی طرف منسوب کرنا

**مجیب:** ابو احمد محمد انس رضا عطاری

**مصدق:** مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

**فتوی نمبر:** Lar-12727

**تاریخ اجراء:** 25 شعبان المعظم 1445ھ / 07 مارچ 2024ء

## دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ غیرت کے نام پر قتل وغیرہ کے واقعات کو لبرل لوگ بہت تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اس میں علماء و اسلامی قوانین پر اعتراضات کرتے ہیں۔ ان کے اعتراضات کا جواب کیا دیا جائے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہائے کرام نے صراحت کی ہے کہ حد و تعزیر نافذ کرنا حاکم اسلام یا اس کے مقرر کردہ حکام کا کام ہے، لہٰذا اس طرح کے واقعات پر لبرل لوگوں کا علمائے کرام اور اسلامی قوانین پر تنقید کرنا جہالت و بُغض ہے۔

فتاوی رضویہ میں کسی مسلمان کو بلاوجہ کافر کہنے کے متعلق ہے: "کسی شخصِ مسلم پر بلاوجہ شرعی حکمِ تکفیر بحسب ظواہر احادیث صحیحہ و نصوص صریحہ جمہور فقہاء خود قائل کے لئے مستلزم کفر ہے "قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد باء بہ احدھما" حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو "او کافر" کہے، تو وہ کفر دونوں میں سے کسی ایک پر لوٹ پڑتا ہے۔

اور اس پر ضرور تعزیر شرعی لازم ہے کہ حاکمِ اسلام کی رائے پر ہے؛ سلطان اسلام یا اس کے مقرر کردہ حکام ضرب و حبس سے قتل تک اسے تعزیر دے سکتے ہیں، **تعزیر ہم لوگوں کے ہاتھ میں نہیں، ہمارے پاس اسی قدر ہے کہ اس سے میل جول سلام کلام ترک کریں۔** "قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم وقال تبارک وتعالیٰ: ﴿وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) گمراہوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ تمہیں گمراہ نہ کریں

اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں شیطان بھلادے تو پھر یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔“ (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ252، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مراۃ المناجیح میں ہے: ”حدود شرعیہ صرف حاکم اسلام ہی قائم کر سکتا ہے، نہ خود مجرم اپنے کو سزا دے اور نہ کوئی اور۔“ (مراۃ المناجیح، باب مالا یدعی علی المحدود، باب محدود کو بددعا نہ کی جائے، جلد5، صفحہ322، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

امیر اہل سنت فرماتے ہیں: ”شَرِیعتِ مطہرہ میں چوری کی سزا ہاتھ کٹنا ہے، جبکہ چوری کی تمام شَرائط پائی جائیں اور شراب پینے والے کو اَسّی کوڑے مارنا ہے مگر یہ سزا دینے کا ہر ایک کو اِختیار حاصل نہیں بلکہ یہ سزا دینا حاکمِ اسلام کا کام ہے۔ اب اِسلامی سَلطَنت نہ ہونے کی وجہ سے یہ سزا نہیں دی جاسکتی۔ فی زمانہ اِن جَرائم کے سَدِّباب کے لیے اِس کا حکم بیان کرتے ہوئے فَقِیہِ مِلَّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی جلالُ الدِّین احمد اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر حکومتِ اِسلامیہ ہوتی تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جاتا اور شراب پینے والے کو اَسّی دُرّے مارے جاتے۔ موجودہ صورت میں ان کے لیے یہ حکم ہے کہ مسلمان ان کا بائیکاٹ کریں ان کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا اور کسی قِسم کے اِسلامی تَعَلُّقات نہ رکھیں تاوقتیکہ وہ لوگ توبہ کرکے اپنے اَفعالِ قبیحہ سے باز نہ آجائیں۔ اگر مسلمان ایسا نہ کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔“ (مدنی مذاکرہ، قسط29، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صراط الجنان میں ہے: ”چند صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں حاکمِ اسلام کے لیے مجرم کو قتل کرنے کی اجازت ہے جیسے قاتل کو قصاص میں، شادی شدہ زانی کو رجم میں اور مرتد کو سزا کے طور پر قتل کرنا، البتہ یہ یاد رہے کہ قتلِ برحق کی جو صورتیں بیان ہوئیں، اِن پر عام لوگ عمل نہیں کرسکتے، بلکہ اس کی اجازت صرف حاکمِ اسلام کو ہے۔“ (صراط الجنان، جلد3، صفحہ240، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم


دارالافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net